QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

نظامِ زکوٰۃ کی شرعی بنیادیں اور اسلامی معاشرے میں اس کی دینی و معاشرتی اہمیت

The Shariah Foundations of the Zakat System and Its Religious and Social Significance in Islamic Society

Muhammad Imran Khan
Lecturer institute of Islamic studies Mirpur University of Science and Technology
Must-imran.iis@must.edu.pk
Dr. Hafeezullah Khattak
Visiting Faculty Member, Khushal Khan Khattak University, Karak.
hafeez.ullah@kkkuk.edu.pk
Qazi Bilal Ahmed
Area In-charge, Character Education Foundation (CEF), Mirpur.

Abstract

This study examines the Shariah status, necessity, and fundamental role of the 'Amilin al-Zakat (Zakat administrators) within the Islamic Zakat system. Zakat is one of the fundamental pillars of Islam and a cornerstone of the Islamic economic system. Its injunction is mentioned at numerous places in the Qur'an alongside the obligation of Salah (prayer). The Qur'an presents Zakat as a means of purifying wealth and individuals, promoting social welfare, supporting those in need, and maintaining economic balance. The Prophetic traditions further establish its obligatory nature, significance, and the framework for its collective administration.

After examining the linguistic and technical meanings of Zakat, this research explains its necessity and significance in the light of the Qur'an and Sunnah. The study highlights that Zakat is not merely an individual financial act of worship; rather, it constitutes an organised collective system whose effective implementation requires the appointment and supervision of Zakat administrators. During the Prophetic era, designated officials were appointed to collect and distribute Zakat, demonstrating the institutional nature of this system.

The research adopts descriptive and comparative approaches and draws upon primary Islamic sources. The findings indicate that the services of Zakat administrators facilitate the proper collection of Zakat, its equitable distribution among eligible recipients, and the promotion of social and economic stability. Therefore, establishing an organised Zakat system in accordance with Shariah principles remains an important necessity in the contemporary era.

Keywords: *Zakat, Zakat Administrators, Islamic Economy, Economic Stability, Welfare Society.*

زکوٰۃ اسلامی نظامِ معیشت کا ایک بنیادی ستون اور ارکانِ اسلام میں سے اہم رکن ہے۔ قرآن و سنت، اجماعِ امت اور اسلامی تاریخ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی محض ایک انفرادی عبادت نہیں بلکہ ایک منظم اجتماعی نظام کا حصہ ہے۔ اس نظام کے مؤثر نفاذ، زکوٰۃ کی وصولی اور مستحقین تک اس کی درست تقسیم کے لیے عاملینِ زکوٰۃ کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ میں ریاستِ مدینہ کے قیام کے ساتھ ہی زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کے لیے عاملین مقرر کیے گئے، جبکہ حضرت ابو بکر

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

صدیقؓ نے منکرینِ زکوٰۃ کے خلاف اقدامات کر کے اس نظام کی اجتماعی حیثیت کو برقرار رکھا۔ بعد کے ادوار میں بھی زکوٰۃ کے منظم نظام کی اہمیت نمایاں رہی، خصوصاً حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں اس نظام کے مؤثر نفاذ نے معاشی خوش حالی کی ایک قابلِ ذکر مثال قائم کی۔

موجودہ دور میں معاشی ناہمواری، غربت اور مالی عدم استحکام جیسے مسائل کے تناظر میں عاملینِ زکوٰۃ کی شرعی حیثیت اور عملی ذمہ داریوں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس تحقیق میں اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شریعتِ اسلامی میں عاملینِ زکوٰۃ کا کیا مقام ہے، ان کی بنیادی ذمہ داریاں کیا ہیں، ان کے بغیر زکوٰۃ کی ادائیگی کی شرعی حیثیت کیا ہوگی اور نظامِ زکوٰۃ کے قیام و استحکام میں ان کا کردار کس قدر اہم ہے۔ اسی طرح احکامِ زکوٰۃ کی تعلیم و تبلیغ، زکوٰۃ کی درست وصولی اور مسنون طریقے کے مطابق اس کی ادائیگی کے ثمرات کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

اگرچہ مفسرین اور فقہائے کرام نے اپنی تفاسیر اور فقہی تصانیف میں عاملینِ زکوٰۃ سے متعلق مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی ہے، تاہم اس موضوع پر مستقل اور جامع تحقیق کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، بالخصوص پاکستان اور آزاد کشمیر کے موجودہ حالات کے تناظر میں۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر یہ مقالہ مقدمہ، چار ابواب اور نتائجِ تحقیق پر مشتمل ہے۔ اس میں قرآن و سنت اور دیگر بنیادی مصادر سے استفادہ کرتے ہوئے بیانیہ اور تقابلی اسلوبِ تحقیق اختیار کیا گیا ہے، تاکہ عاملینِ زکوٰۃ کی شرعی حیثیت، ان کی ذمہ داریوں اور نظامِ زکوٰۃ میں ان کے کردار کا جامع جائزہ لیا جا سکے۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ عاملینِ زکوٰۃ کے مؤثر اور منظم نظام کے ذریعے اسلامی معیشت کو مضبوط بنانے، معاشی استحکام پیدا کرنے اور سود سے پاک اقتصادی نظام کے قیام کی راہ ہموار کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

زکوٰۃ کے لغوی و اصطلاحی معانی

زکوٰۃ کے لغوی معانی جو معجم مفردات القرآن میں زکوٰۃ کی لُغوی تعریف یُوں کی گئی ہے۔

"اصل الزكوٰة النمو الحاصل عن بركة الله تعالىٰ و يعتبر ذالک بالامور الدنيوية و الاخرية يقالُ زكا الزرعُ يزكُو اِذا حصل منه نمو و بركةً[1]"

"زکوٰۃ کا معنی ہے اللہ کی برکت سے حاصل ہونے والی نمو و افزائش اور دنیاوی و اُخروی دونوں امور میں اسنمو و افزائش کا اعتبار ہے۔ مثلاً عربی محاورہ کے زکا الزرع یزکو یعنی کھیتی میں نمو و افزائش پائی گئی اور اس سے برکت حاصل ہوئی "

ابنِ منظور کے نزدیک زکوٰۃ کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ "زكاء :الزكاء ، ممدود النماء والريع[2]" یعنی "زکوٰۃ یا الزکاء پڑھا جائے اس کے معنی نمو و افزائش و بڑھوتری کے ہیں"

لغات القرآن میں عبدالرشید نعمانی نے زکوٰۃ کا معنی یُوں بیان کیا ہے کہ "زکوٰۃ کے معنی ستھرائی اور پاکیزگی کے ہیں[3]" زکوٰۃ کا معنی اُردو دائرہ معارف اسلامیہ میں یُوں تحریر کیا گیا ہے۔

"زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا مادہ ز۔ک۔ وہے۔ زکا، یزکو زکاء وزکا بمعنی بڑھنا، پھلنا پھولنا ہے۔ زکوٰۃ کے اصل معنی نمو یعنی بڑھنے کے ہیں[4]" المنجد میں زکوٰۃ کا لغوی معنی ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

زکی :بڑھنا، زیادہ ہونا، پیاسا ہونا۔
زکی مالہ :مال کی زکوٰۃ ادا کرنا۔
ازکی۔الزرع :کھیتی کا بڑھنا۔
تزکی :صدقہ دینا۔ زکی ہوتا۔
الزکاء :چیز کا عمدہ حصہ۔ زکوٰۃ صدقہ یا پاکیزگی[5]

ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے فقہ الزکوٰۃ میں زکوٰۃ کا لُغوی معنی ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

"زکوٰۃ کے معنی پاکی، افزائش، برکت اور مدح کے ہیں اور ان تمام معنی میں یہ لفظ قرآن اور حدیث میں استعمال ہوا ہے۔ زیادہ واضح یہ ہے۔ جیسا کہ واحدی کا بیان ہے کہ دراصل "زکاء" مادہ کے معنی افزائش اور زیادتی کے ہیں۔ اسی لیے بڑھتی ہوئی کھیتی کے بارے میں کہتے ہیں زکا الزرع غرض ہر بڑھنے والے شئے کے بارے میں زکاء کا لفظ استعمال ہوا ہے[6]"

زکوٰۃ کی اصطلاحی تعریف:

عنایہ شرح ہدایہ میں زکوٰۃ کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے؛

"وتطلق الزكوٰة على المال المخرج نفسه كما في قولهم عزّل زكوٰة ماله والساعي يقبض الزكوٰة و يقال زكى مالهٗ اَى اخرج زكوٰته والمزكى مَن يخرج مِن ماله الزكوٰة والمز كى ايضًا من له ولا ية جمع الزكوٰة[7]"

"زکوٰۃ کا لفظ اُس مال پر بولا جاتا ہے۔ جس مال کو نکالا گیا ہو۔ جس طرح عربوں کے قول میں کہا جاتا ہے۔ "اُس نے اپنے مال کی زکوٰۃ الگ کر لی اور ساعی زکوٰۃ وصول کرتا ہے اور کہا جاتا ہے زکّٰی مالہ یعنی اُس نے اپنی زکوٰۃ نکال لی اور مزکی اُس کو کہا جاتا ہے جو اپنے مال سے زکوٰۃ نکالتا ہے اور مزکی کا لفظ اسی طرح اُس پر بھی بولا جاتا ہے۔ جس کو زکوٰۃ جمع کرنے کی ولایت حاصل ہو "

ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے زکوٰۃ کی اصطلاحی تعریف یُوں کی ہے:

"زکوٰۃ اس مقررہ حصہ مال کو کہا جاتا ہے۔ جس کا مستحقین کو ادا کرنا مالدار شخص پر اللہ نے فرض فرمایا ہے۔ نیز اس حصہ کے اخراج دے دینے کو بھی زکوٰۃ کہا جاتا ہے کہ اس سے اس مال میں زیادتی ہوتی ہے۔ جس سے یہ حصہ نکالا گیا ہے۔ اور معنوی لحاظ سے زکوٰۃ اس مال کو بڑھاتی اور آفات سے محفوظ رکھتی ہے[8]"

عبدالرحمٰن الجزیری نے زکوٰۃ کی اصطلاحی تعریف یُوں تحریر کی ہے کہ "تمليك مال مخصوص لمستحقه بشرائط مخصوصة[9]"

"مخصوص شرائط کے ساتھ مخصوص مال کا مستحق کو مالک بنا دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے" جبکہ اُردو دائرہ معارف اسلامیہ میں زکوٰۃ کی تعریف ان الفاظ میں مذکور ہے۔ "شریعت میں اس سے مراد شرائط مخصوصہ کے ساتھ کسی مستحق آدمی کو اپنے مال کے ایک متعین حصے کا مالک بنا دینا ہے[10]"

قرآن کی روشنی میں زکوٰۃ کی ضرورت واہمیت

اسلام میں زکوٰۃ کی غیر معمولی عظمت واہمیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں کم از کم ۳۲ مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کا ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اور ایمان کے بعد اولین مطالبہ نماز اور زکوٰۃ ہی کا ہے۔ درحقیقت ان دو عباتوں پر کاربند ہونا، پورے دین پر کاربند ہونا ہے۔ جو بندہ خدا کے حضور مسجد میں بندگی کے انتہائی گہرے جذبات کے ساتھ ساتھ اپنے جسم اور روح کو خدا کے حضور ڈال دے۔ وہ مسجد کے باہر خدا کے حقوق سے کیوں کر غفلت برت سکتا ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنا محبوب مال ومتاع خدا کے رضا کے لیے خدا کی راہ میں خوشی خوشی لٹا کر سکون واطمینان محسوس کرے وہ بندوں کے دوسرے حقوق کیوں کر پامال کر سکتا ہے۔ اور اسلام دراصل خدا اور بندوں ہی سے عبارت ہے۔ اسی لیے قرآن نے نماز اور زکوٰۃ کو اسلام کی پہچان اور دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی شہادت قرار دیا ہے۔

سورۃ توبہ میں اللہ نے مشرکین سے برأت اور بے زاری کا اظہار فرمانے کے بعد مسلمانوں کو یہ ہدایت بھی دی ہے کہ اگر یہ کفر وشرک سے توبہ کر کے نماز اور زکوٰۃ پر کاربند ہو جائیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ جیسا کے ارشاد ربانی ہے کہ:

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصلٰوةَ وَاٰتَوُا الزكٰوةَ فَاِخْوٰنُكُمْ فِي الدِيْنِ[11]

پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں۔ اور زکوٰۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں

قرآن پاک میں متعدد مقامات پر زکوٰۃ کی ضرورت واہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

سورۃ بقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِيْمُوا الصلٰوةَ وَاٰتُوا الزكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرٰكِعِيْنَ[12]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو

صاحب تدبر القرآن اس کی تشریح یُوں کرتے ہیں کہ:

"اس آیت میں اللہ رب العزت نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ نماز پورے خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو۔ اسلام میں نماز اور زکوٰۃ کو بنیادی اور اہم نیکیوں کی حیثیت حاصل ہے۔ باقی دوسری نیکیاں ان ہی دو بڑی نیکیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ نماز انسان کو صحیح طور پر جوڑ دیتی ہے۔ اور ادائیگی زکوٰۃ سے انسان خلق کے حقوق پہچانتا ہے۔ تو وہ تمام نیکیوں کے دروازے کھولے گا باقی سب نیکیوں کا اختیار کرنا سہل ہو جائے گا[13]"

سورۃ مجادلہ میں صدقہ و خیرات کے بارے میں ہے:

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصلٰوةَ وَ اٰتُوا الزكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ [14]

کیا تم اس حکم سے ڈر گئے کہ تمہیں سرگوشی سے پہلے صدقہ دینا چاہیے پس جب تم ایسا نہیں کر سکے تو اللہ نے تم پر نظر کرم فرمائی پس اب تم نماز صحیح صحیح ادا کیا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری کیا کرو

جب نبی کریم ﷺ سے سرگوشی کرنے سے قبل صدقہ دینے کا حکم ہُوا تو بہت سے آدمی نبی ﷺ سے ضروری بات کرنے سے رک گئے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا تم نادار اور مفلس لوگ حضور ﷺ سے بات کرنے سے قبل خیرات دینے سے ڈر گئے۔ اور جب تم صدقہ خیرات نہ کر سکے تو اللہ نے تم پر کرم کیا اور اس صدقہ کو منسوخ کر دیا۔ جس کی حکمت یہ تھی کہ لوگ حضور ﷺ سے بلا ضرورت بات نہ کریں۔ تاکہ دوسروں کو بھی بات کرنے کا موقع ملے۔ جب یہ حکمت و مصلحت پوری ہو گئی تو اللہ نے اس صدقے کو منسوخ فرما دیا اور حکم دیا کہ اب تم دوسری عبادات یعنی نماز کے پابند رہو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو۔ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ حضور ﷺ سے تنہائی میں بات کرنے سے قبل صدقہ و خیرات دینے کے حکم ربانی پر سب سے پہلے حضرت علیؓ نے عمل کیا اور ایک دینار صدقہ کر کے آپ ﷺ سے تنہائی میں بات کرنے کا وقت لیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن میں ایک آیت ایسی ہے جس پر میرے سوا کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا۔ اور نہ میرے بعد کوئی کرے گا۔ وہ آیت یہی تقدیم صدقہ ہے[15]- سورۃ المائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنمَا وَلِيكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالذِيْنَ اٰمَنُوا الذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزكٰوةَ وَہُمْ رٰكِعُوْنَ[16]

مسلمانو! تمہارے حقیقی دوست اور مددگار صرف اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہیں اور وہ ایمان لانے والے لوگ ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور خدا کے آگے جھکتے ہیں

اس آیت میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے علاوہ اہل ایمان کا کوئی دوست نہیں۔ اگر کسی دوسرے کو دوست بنایا تو خطا کریں گئے اور دنیا اور آخرت کا نقصان اُٹھائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی رب العزت نے مومنین کی دو اہم صفات بیان کیں ہیں کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں جو بدنی و جسمانی عبادت ہے اور ایمان کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ جو کہ مالی عبادت ہے۔ بعض حضرات نے راکعون کا معروف معنی مراد لیا ہے۔ اور وہ یہ کہ نماز پڑھتے ہوئے رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے آپ رکوع میں جا چکے تھے وہاں سے ایک سائل گزرا سائل کے سوال کرنے پر آپ نے حالت رکوع میں اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اتار دی۔ حضرت علیؓ نے خیر کے کام میں سبقت فرمائی اور نماز ختم کرنے کا بھی انتظار نہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کی تعریف فرمائی۔ علامہ ابو بکر جصاص احکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفلی صدقہ کے لیے بھی زکوٰۃ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے[17]

جیسا کہ سورۃ روم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا اٰتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَا فِيْ اَمْوٰلِ النَاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَا اللّٰهِ وَمَا اٰتَيْتُمْ مِنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُوْلٰٓئِكَ ہُمُ الْمُضْعِفُوْنَ [18]

اور جو روپیہ تم دیتے ہو بیاج پر تاکہ وہ بڑھتا رہے۔ لوگوں کے مالوں میں سن لو اللہ کے نزدیک یہ نہیں بڑھتا اور جو زکوٰۃ تم دیتے ہو رضائے الٰہی کے طلب گار بن کر پس یہی لوگ ہیں جو اپنے مالوں کو کئی گنا کر لیتے ہیں

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اس آیت کی تفسیر میں مجاہد، قتادہ، طائوس اور اکثر مفسرین نے کہا ہے۔ کہ جو کوئی دوسروں کو عطیہ اس ارادے سے دیتا ہے۔ کہ لوگ اسے زیادہ دیں تو گویا اس ارادے سے عطیہ دینا مباح لیکن ثواب سے خالی ہے[19]

ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ:

وَ اَقِیۡمُوا الصلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزکٰوۃَ وَ اَقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا [20]

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو اچھا قرض دو

مندرجہ بالا آیت کی تشریح کے ضمن میں مفتی شفیع لکھتے ہیں کہ اس آیت میں جمہور مفسرین کے نزدیک فرض نماز مراد ہے اور فرض نمازیں پانچ ہیں۔ جو لیلۃ المعراج میں فرض ہوئی ہیں اور زکوٰۃ سے فرض زکوٰۃ مراد ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو قرض حسنہ سے تعبیر کیا گیا۔ گویا کہ خرچ کرنے والا اللہ کو قرض دے رہا ہے۔ قرض حسنہ میں جس خیرات اور فی سبیل اللہ خرچ کرنے کا ذکر ہے۔ اس کو اکثر حضرات نے صدقات نافلہ اور تبرعات پر محمول کیا ہے۔ جیسا کہ اپنے اعزاء واقارب کو کچھ دینا یا مہمان کی مہمانی پر خرچ کرنا یا علماء وصلحاء کی خدمت کرنا اور بعض نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ زکوٰۃ کے علاوہ بہت سے مالی واجبات انسان پر عائد ہوتے ہیں اور ان واجبات کا ذکر اقرضوا اللہ سے کر دیا گیا[21]

مزید ارشاد ہوا ہے:

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُمۡ وَتُزَکِّیۡہِمۡ بِہَا وَصَلِّ عَلَیۡہِمۡ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّہُمۡ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ [22]

تم ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کرو اور بڑھاؤ اور ان کے حق میں دعائے رحمت کرو، کیونکہ تمہاری دعا ان کے لیے وجہ تسکین ہو گی اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے

غزوہ تبوک کے موقع پر بلا عذر پیچھے رہ جانے والے حضرات کی جب اللہ پاک نے توبہ قبول کی تو انہوں نے اپنا سارا مال بطور شکرانہ صدقہ کے لیے پیش کیا تو آپ ﷺ نے پورے مال کے بجائے ایک تہائی مال کا صدقہ قبول فرمایا۔ اس میں اگرچہ شان نزول کے اعتبار سے ایک خاص جماعت سے صدقہ وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن وہ مفہوم کے اعتبار سے عام ہے۔ تفسیر قرطبی، احکام القرآن جصاص اور مظہری وغیرہ میں اسی کو ترجیح دی گئی ہے۔ پوری امت محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں اگرچہ خطاب خاص نبی کریم ﷺ کو ہے۔ مگر حکم نہ آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے نہ آپ ﷺ کے زمانے تک محدود بلکہ ہر وہ شخص جو حضور ﷺ کے قائم مقام مسلمانوں کا امیر ہو گا۔ وہ اس حکم کا مخاطب اور مامور ہو گا۔ اس کے فرائض میں داخل ہو گا۔ کہ وہ مسلمانوں کی زکوٰۃ وصول کرنے اور مصرف پر خرچ کرنے کا انتظام کرے۔ اس آیت میں بتایا گیا کہ زکوٰۃ صدقات حکومتی ٹیکس نہیں۔ جو عام حکومتیں نظام حکومت چلانے کے لیے وصول کرتی ہیں بلکہ اس کا مقصد اصحاب اموال کو گناہوں سے پاک صاف کرنا ہے۔ زکوٰۃ صدقات وصول کرنے کے دو فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کے ذریعے صاحب مال گناہوں اور مال کی حرص ومحبت سے پیدا ہونے والی اخلاقی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اس سے قوم کے محتاج اور کمزور طبقہ کی پرورش ہوتی ہے۔ لیکن قرآن حکیم میں زکوٰۃ وصدقات کا اصل مقصد گناہوں اور مال کی حرص ومحبت سے نجات ہے۔ اگر کسی جگہ اہل حاجت نہ بھی ہوں تو تب بھی اصحاب مال سے زکوٰۃ کا حکم ساقط نہ ہو گا۔ زکوٰۃ کی اصل مشروعیت کسی کی حاجت روائی نہیں بلکہ یہ ایک مالی حق اور عبادت ہے۔ توبہ سے گناہ کی معافی کے بعد اس کی کچھ ظلمت وکدورت باقی رہ جاتی ہے۔ صدقہ کرنے سے یہ کدورت دور ہو کر تطہیر کامل ہو جائے گی۔ اس آیت میں صدقہ دینے والوں کے لیے دعا کرنے کا حکم ہے۔ اس وجہ سے بعض فقہاء نے فرمایا ہے۔ امیر وامام کا صدقہ کرنے والوں کے لیے دعا کرنا واجب ہے اور بعض حضرات نے اس کو امر استحباب قرار دیا ہے[23]

سورۃ البقرۃ میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزکٰوۃَ لَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ[24]

وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اس آیت کی تفسیر میں سید قطب شہید فرماتے ہیں کہ نظام ربا کے بالمقابل بنیادی عنصر زکوۃ ہے۔ زکوۃ ایک قسم کا خرچ اور انفاق ہے۔ جس کا کوئی عوض اس جہاں میں نہیں۔ ادائیگی زکوۃ سے اسلامی معاشرہ اطمینان قلب، امن وامان اور اللہ کی رضامندی اور برکات سے مستفید ہوتا ہے۔ زکوۃ دراصل ایک ایسے معاشرے کا اصل اصول ہے جو تضامن اور باہم کفالت پر مبنی ہے اور جس کے کسی بھی پہلو میں سودی اقتصادیات کا وجود نہیں ہوتا۔ زکوۃ کو اسلامی حکومت ایک لازمی حق کے طور پر وصول کرتی ہے اور اس فنڈ سے ان تمام لوگوں کی کفالت ہوتی ہے۔ جن کے لیے ذاتی وسائل ناکافی ہوں اور اس فنڈ سے مقروضوں کے قرضے ادا کیے جاتے ہیں۔ اسلام جس قسم کی سوسائٹی وجود میں لانا چاہتا ہے۔ وہ سوسائٹی اس کے قانون نظام کا تکملہ ہوتی ہے۔ اس کے تمام ادارے اور حکمت عملیاں ایک اجتماعی کفالت وجود میں لاتی ہے۔ اس نظام میں فرد اور معاشرہ باہم تعاون اور باہم کفیل ہوتے ہیں۔ اللہ ان لوگوں سے پختہ عہد کرتا ہے۔ کہ جو لوگ اپنی زندگی کو ایمان اور عمل صالح پر استوار کریں گے ان کا اجر اللہ کے ہاں محفوظ ہے [25]

سورۃ المومنون میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الذِیْنَ ہُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالذِیْنَ ہُمْ عَنِ اللغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالذِیْنَ ہُمْ لِلز کٰوۃِ فٰعِلُوْنَ [26]

"بے شک ایمان والے دونوں جہاں میں بامراد ہوگئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں اور وہ جو ہر بے ہودہ کام سے منہ پھیرے ہوئے ہیں اور وہ جو زکوۃ ادا کرتے ہیں"

ان آیات میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایمان والے دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران ہیں۔ لفظ فلاح کسی جزوی اور ادھوری کامیابی کا نام نہیں۔ بلکہ یہ لفظ دنیا اور آخرت میں مکمل کامیابی پر دلالت کرتا ہے۔ ان آیات میں اہل ایمان کی صفات بتائی گئیں ہیں۔ جن کی وجہ سے انہیں دنیا و آخرت میں فلاح حاصل ہوگی۔ پہلی صفت یہ ہے کہ وہ خشوع وخضوع سے نماز ادا کرتے ہیں دوسری صفت یہ ہے کہ وہ لغو اور بے ہودہ کاموں کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے تیسری صفت ادائیگی زکوۃ ہے۔

زکوۃ سے مراد اپنے مال سے مقرر شرح کے مطابق حصہ نکال کر قرآن میں بیان شدہ مصرفوں پر خرچ کرنا ہے۔ غنی مالدار مومن خدا کے دیئے ہوئے رزق سے اس کے حکم کے مطابق زکوۃ ادا کرتے ہیں۔ بعض علماء نے یہاں لفظ زکوۃ کا لغوی معنی پاکیزگی مراد لیا ہے [27]

سورۃ الحج میں اللہ رب العزت اہل اقتدار کی ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

اَلذِیْنَ اِنْ مکنّٰہُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزکٰوۃَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَہَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ [28]

وہ لوگ جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے زکوۃ دیں گے نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ کے مددگار اور اس کی تائید و نصرت کے مستحق وہ لوگ ہیں کہ اگر انہیں دنیا میں حکومت اور فرمانروائی بخشی جائے تو ان کا ذاتی کردار فسق وفجور اور کبر و غرور کے بجائے اقامت صلوٰۃ ہو اور وہ نماز کو خشوع وخضوع سے ادا کرتے ہوں۔ ان کی دولت عیاشیوں اور نفس پرستیوں کے بجائے ایتائے زکوۃ میں صرف ہوتی ہے۔ ان کی دولت سے غریبوں اور مسکینوں کی کفالت ہوتی ہے اور ان کی حکومت نیکی کو دبانے کے بجائے اسے فروغ دینے کی خدمت انجام دے اور ان کی طاقت بدیوں کو پھیلانے کے بجائے ان کے ختم کرنے میں استعمال ہو۔ اس آیت میں اسلامی حکومت کے نصب العین اور اس کے کارکنوں اور فرمانروائوں کی خصوصیات بیان کی گئیں ہیں اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ اسلامی حکومت کے چار بنیادی فرائض ہیں:

۱۔ نماز باجماعت کا اہتمام۔ ۲۔ ایتائے زکوۃ کا اہتمام کرنا۔

۳۔ بھلائیوں کو فروغ دینا۔ ۴۔ اور برائیوں کا قلع قمع کرنا

ان فرائض کا اسلامی معاشرے کی فلاح و بہبود سے گہرا تعلق ہے [29]

سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لٰکِنِ الرٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْہُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصلٰوۃَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزکٰوۃَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِکَ سَنُؤْتِیْہِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا [30]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

"لیکن ان میں جو علم کے پکے اور ایمان والے ہیں۔ وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب ﷺ جو تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور نماز قائم رکھنے والے، زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ہیں۔ میں ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہلِ کتاب میں سے علم میں پختگی رکھنے والے اور اہلِ ایمان، اے نبی ﷺ آپ پر آپ ﷺ سے پہلے انبیاء اللہ پر اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ ہمارے محبوب بندے ہیں اور ہم ان کو عنقریب ان کے خیال و گمان سے بھی زیادہ ثواب دیں گے۔ آپ ﷺ پر ایمان لانے کا ثواب، سابقہ انبیاء پر ایمان لانے کا ثواب، اللہ اور روز قیامت پر ایمان لانے کا ثواب، نماز قائم کرنے کا ثواب، پھر نماز میں وضو کرنے اور جماعت سے ادا کرنے کا علیحدہ علیحدہ ثواب، زکوٰۃ دینے میں صدقہ کا الگ ثواب، مسکین و غریب کی حاجت روائی کا الگ ثواب، غرض اتنے ثواب دیں گے کہ ان کے وہم و گمان میں نہیں آسکتے دنیوی امراء اپنے ملازموں کو بہت سے کام کرانے کے بدلے میں ایک اجرت دیتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ ایک عمل کی بہت سی اُجرتیں دیتا ہے اور اجرت بھی ایسی کہ لینے والے مزدور کی شان کے لائق نہیں۔ بلکہ دینے والے اس کرم کی شان کے شایان ہے [31]

مندرجہ بالا تمام آیات سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے۔ کہ قرآن پاک میں نماز قائم کرنے کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ دینے کا حکم بھی کثرت سے آیا ہے۔ دراصل نماز کا مطلب اللہ کے حضور حاضری ہے۔ اسی لیے تو اسے معراج المومنین کہا گیا ہے۔ اس حاضری کی منشاء یہ ہے کہ انسان اللہ کی حمد و ثناء بیان کر کے اس کی پاکیزگی کا اعتراف کرے اور دنیا کے کام میں مشغول ہوتے ہوئے بھی اپنے مالک اور خالق کو نہ بھولے اللہ کے حضور عاجزی سے اٹھے ہوئے ہاتھ خالی نہیں رہتے اللہ ایسی عاجزی کو پسند کر کے اپنے بندے کی حاجات پوری کرتا ہے اور ان کے مال و دولت میں خیر و برکت ڈالتا ہے۔ پھر اللہ چاہتا ہے۔ کہ میرے بندوں نے جو مال و زر میرے لطف و کرم سے حاصل کیا اس میں سے ایک معمولی سی مقدار میرے نام پر اپنے بھائیوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کریں تاکہ جن کی روزی حکمت خداوندی کے تحت قلیل ہے۔ وہ بھی کاروانِ زندگی کے روز و شب آسانی سے گزار سکیں اور اس مال عبادت کے صلہ میں اللہ زکوٰۃ دینے والوں کو اور رزق دیتا ہے۔ ایک اور نکتہ یہ ہے کہ جو اللہ کی راہ میں زکوٰۃ دیتا ہے۔ اللہ اسے بخوبی جانتا ہے اور جو مال رکھ کر صاحب مال ہو کر زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اللہ اسے بھی جانتا ہے۔ یعنی جو ہم پر فرض عائد ہوتا ہے۔ اللہ اس سے بخوبی واقف ہے اور جو انسان عمل کرتا ہے وہ بھی ذرہ بھر اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ اللہ ہماری نیتوں سے باخبر ہے۔ جس کے تحت ہم زکوٰۃ دیتے ہیں۔

احادیث کی روشنی میں زکوٰۃ کی ضرورت و اہمیت

اللہ رب العزت نے اپنے احکام اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں بیان فرمادیئے ہیں اور اُمتِ مسلمہ کو ان احکام کے بجالانے کا حکم دیا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے بیان کردہ احکام کی تشریح و توضیح نبی مکرم شفیع مذنبین نے اپنے قول و فعل سے کی اور امت کو بتلادیا کہ کس حکم کو کس طرح بجالانا ہے اسلامی عبادات کی روح اجتماعیت ہے۔ انفرادیت کو اسلام پسند نہیں کرتا۔ کتاب و سنت کی تعلیمات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ روز جزاء کو جب ذمہ داریوں کے بارے میں باز پُرس ہوگی وہاں پوری اُمتِ مسلمہ کو اجتماعی جوابدہی بھی کرنی پڑے گی۔ وہ اعمال جو مسلمانوں پر فرض ہیں ان کی حضور ﷺ خود ہی نشاندہی فرما چکے ہیں

نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"عن ابن عمر قال قال رسول الله بُنی الاسلام علی خمسٍ:شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقامة الصلٰوةِ وایتائ الزکٰوة والحج وصوم رمضان[32]"

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"

توحید باری تعالیٰ اور رسالت محمدی ﷺ کے اقرار کے بعد جو عبادت ایمان کا مظہر ہے۔ وہ نماز ہے جو عملی ارکان میں سرفہرست ہے، دین میں اس کا جو مقام ہے وہ کسی دوسرے عمل کا نہیں۔ اقامت الصلوٰۃ سے مراد وہ نماز ہے۔ جو ٹھیک وقت پر باجماعت خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔ ایسی ہی نماز کو مومن کی معراج کہا گیا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے۔ قرآن پاک میں بکثرت مقامات پر صرف دو اعمال صالحہ کا ذکر آتا ہے۔ لیکن جو زکوٰۃ نہیں دیتا تو اس نے گویا دین اسلام کے ایک رکن کو مٹا دیا اور وہ اسلام کے دائرے سے خارج ہو گیا۔

حدیث جبرائیل میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"عن ابی هريرةؓ قال كان النبی ﷺ بارزاً يوماً للناس فأتاهُ رجل فقال ماالايمان؟ قال الايمان ان تؤمن بالله وملٰئكته وبلقائه ورسله وتومن بالبعث ، قال ما الاسلام؟ قال الاسلام؟ ان تعبُد الله ولا تشرک به و تقيم الصلٰوة و تُوءدی الزكوٰة المفروضةو تصوم رمضان[33]"

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور ﷺ لوگوں میں تشریف رکھتے تھے کہ اچانک آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اس کے فرشتوں پر اور آخرت میں اللہ سے ملنے پر اور اللہ کے رسولوں پر اور دوبارہ جی اٹھنے پر یقین رکھو۔ اس کے بعد اس نے پوچھا اسلام کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو جو فرض ہے اور رمضان کے روزے رکھو"

توحید و رسالت کے اقرار کے بعد ادائیگی نماز و زکوٰۃ ایمان کی علامت ہے۔ زکوٰۃ معاشرے کے دولت مندوں سے لے کر غربا میں تقسیم کرنے کا حکم ہے۔

جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عن ابن عباسؓ ان النبیﷺ بعث معاذا الی اليمن فقال ادعهم الی شهادة ان لا اله الا الله وانی رسول الله فان هم اطاعوا لذلک فاعلمهم ان الله افترض عليهم خمس صلٰوات فی كل يوم و ليلة فان هم اطاعو الذلک فاعلمهم ان الله افترض عليهم صدقة فی اموالهم تؤخذ من اغنيائهم و ترد فی فقرائهم[34]"

"حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجا تو فرمایا تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو۔ انہیں دعوت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں محمد ﷺ اللہ کا رسول ہوں اگر وہ اس بات میں تمہاری اطاعت کر لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر دن رات میں پنجگانہ نماز فرض کی ہے ۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مالوں پر صدقہ زکوٰۃ فرض کیا ہے۔ جو تمہارے مالداروں سے لیا جائے گا اور تمہارے محتاجوں کو دیا جائے گا"

نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

"عن طلحه بن عبيد الله يقول جآء رجل الی رسول الله ﷺ من اهل نجد ثائر الراس ، نسمع دوی صوته ولانفقه ما يقول، حتٰی دنا من رسول الله ﷺ فاذا هو يسئال عن الاسلام ، فقال رسول اللهﷺ خمس صلٰوات فی اليوم والیلة ، فقال هل علی غير من؟ قال لا ، الا ان تطوع، و صيام شهر رمضان فقال هل علی غير من؟ قال لا، الا ان تطوع وذكرله رسول اللهﷺ الزكوٰة فقال هل علی غير ها قال لا، الا ان تطوع ،قال فادبر الرجل و هو يقول والله لا ازيد علٰی هذا و لا انقص منه، فقال رسول الله ﷺ افلح ان صدق[35]"

"حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی خدمت میں اہلِ نجد سے ایک شخص حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ سن رہے تھے اور ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے حتیٰ کہ وہ حضور ﷺ کے قریب پہنچا تب معلوم ہوا کہ وہ پوچھ رہا ہے۔ کہا اسلام کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا۔ دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا اس شخص نے پوچھا کیا ان کے علاوہ اور کوئی نماز فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ البتہ اگر تم نفل ادا کرنا چاہو تو کر سکتے ہو اور ماہ رمضان کے روزے پھر اُس نے کہا ان کے علاوہ کوئی اور روزے فرض ہیں آپ نے فرمایا نہیں البتہ اگر تم نفلی رکھنا چاہو تو پھر آپ ﷺ نے اُس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا اس نے پوچھا کیا اس کے علاوہ کوئی اور چیز بھی فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ البتہ تم نفلی صدقہ کر سکتے ہو۔ حضرت طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ واپس چلا گیا اور جاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ خدا کی قسم! میں ان احکام میں زیادتی کروں گا نہ کمی حضور ﷺ نے فرمایا: اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہو گیا"

رشتہ داروں کو صدقہ زکوٰۃ دینے کی فضلیت غیر رشتہ دار کو دینے سے زیادہ بیان کی گئی ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے:

"عن سلمان بن عامر الضبی قال قال:رسول اللہ ﷺ الصدقة علیٰ المسکین صدقة وعلی ذی القرابة اثنتان صدقة وصلة[36]"

"حضرت سلمان بن عامر الضبیؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسکین پر صدقہ ہے اور قرابت دار پر صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔ زکوٰۃ ذریعہ پاکیزگی ہے زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کا مال پاک ہو جاتا ہے "

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عن ابنِ عباسؓقال لما نزلت ھذہ الایة والذین یکنزون الذھب والفضة قال کبر ذلک علی المسلمین فقال عمرؓانا اخرج عنکم فانطلقوا فقالوا یا رسول اللہ ﷺ انه کبر علیٰ اصحابک ھذہ الا یة فقال رسول اللہ لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب یا بقی اموالکم[37]"

"حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب آیت والذین یکنزون الذہب والفضۃ نازل ہوئی۔ تو صحابہؓ کرام پر یہ آیت بہت شاق ہوئی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس مشکل کو میں حل کروں گا۔ لہٰذا انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول ﷺ یہ آیت آپ کے صحابہ پر بہت شاق ہو رہی ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لیے فرض کی ہے تا کہ تمہارے مال کو عمدہ اور طیب بنادے"

"من ادی زکاۃ مال ء فقد ذھب عنه شرہ [38]"

"جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی اس نے اُس کے شر کو دُور کر دیا"

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ بروقت ادا کر دی اسے اپنے مال کو ہر طرح کے شر سے محفوظ کر دیا۔ کیونکہ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے اور اس میں بڑھوتری ہوتی ہے۔ نیز وہ مال کسی ایسے کام پر خرچ نہیں ہوتا جس سے شر پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔

نبی ﷺ نے زکوٰۃ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"عن ابی مالک الاشعری ان رسول اللہ قال اسباغ الوضوء شطر الایمان و الحمد للہ تملأُ المیزان والتسبیح و التکبیر تملأن السموات والارض و الصلوٰۃ نُور و الزکوٰۃ برھان والصبر ضیاءو القرآن حجة لک اوعلیک[39]"

"حضرت ابومالک اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ مکمل طور پر وضو کرنا شطر ایمان ہے اور الحمدللہ کہنے سے زمین آسمان بھر جاتے ہیں نماز نُور ہے ۔زکوٰۃ دلیل ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن پاک تیرے حق میں یا تیرے خلاف دلیل ہے "

"قال ابن عباسؓ حدثنی ابوسفیان فذکر حدیث النبیﷺفقال یا مرنا بالصلوٰۃ والزکوٰۃ و الصلة و العفاف[40]"

"عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ابوسفیان نے مجھ سے آنحضور ﷺ کی حدیث بیان کی۔ وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہم کو نماز اور زکوٰۃ اور ناطہ جوڑنے اور حرام کاری سے بچنے کا حکم دیتے ہیں۔"

حضور ﷺ نے ایک اور مقام پر دوسرے ارکان اسلام کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ اور صلہ رحمی کی جنت میں داخل ہونے کی ضمانت بتایا ہے۔

ارشاد نبی ﷺ ہے:

"عن ابی ایوب ان رجلاً قال للنبی ﷺ دلنی بعمل ید خلنی الجنة قال ماله ماله وقال النبیﷺ ارب مالهٗ تعبد اللہ لا تشرک به شیائً تقیم الصلوٰۃ و توتی الزکوٰۃ وتصل الرحم[41]"

"حضرت ابوایوبؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ اگر میں کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں اور اس شخص نے کچھ گھبراہٹ سے سوال کیا۔ جس پر آپ ﷺ نے تعجب سے فرمایا: اسے کیا ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا صاحب ضرورت ہے اور اس کو کیا ہو گیا ہے۔ اچھا تو سُن ،تُو خدا کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، نماز پڑھ، زکوٰۃ دیا کر اور صلہ رحمی کیا کر"

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

ارشاد نبی ﷺ ہے:

"عن ابی ہریرۃؓ ان اعرابیاً اتی النبیﷺ فقال دلنی علی عمل اذاعملتہٗ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئاً و تقیم الصلٰوۃ المکتوبۃ و تودی الزکوٰۃ المفروضۃ و تصوم رمضان[42]"

"ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس پر میں اگر مداومت کروں تو جنت میں جائوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائو، فرض نماز قائم کرو، اور فرض زکوٰۃ دو، اور رمضان کے روزے رکھو"

ان تمام احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ زکوٰۃ کی ضرورت واہمیت اور اس کا مقام ومرتبہ کس قدر ہے اور اسلام زکوٰۃ ادا کرنے پر کس قدر زور دیتا ہے۔

اس تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زکوٰۃ اسلام کا بنیادی رکن اور اسلامی معاشی نظام کا اہم جزو ہے، جس کی فرضیت قرآن وسنت سے ثابت ہے۔ زکوٰۃ کے لغوی مفہوم میں پاکیزگی، نمو، افزائش اور برکت شامل ہیں، جبکہ اصطلاحی طور پر اس سے مراد مخصوص شرائط کے تحت مال کا مقررہ حصہ کسی مستحق کو مالک بنا کر دینا ہے۔ قرآن مجید میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا بار بار ذکر اس کی غیر معمولی دینی اور معاشرتی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ زکوٰۃ محض انفرادی عبادت نہیں بلکہ ایک اجتماعی نظام بھی ہے، جس کا مقصد مال کی تطہیر، محتاجوں کی کفالت اور معاشی عدم توازن میں کمی لانا ہے۔ احادیثِ نبوی ﷺ اور سورۂ توبہ کی آیت 103 سے زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کے لیے اجتماعی نظم اور ذمہ دار افراد کی تقرری کی شرعی بنیاد واضح ہوتی ہے، جو عاملینِ زکوٰۃ کے کردار کی اہمیت کو نمایاں کرتی ہے۔ ان کا منظم نظام زکوٰۃ کی درست وصولی، مستحقین کی شناخت اور شفاف تقسیم میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کے مؤثر نفاذ سے معاشرے میں باہمی تعاون، معاشی کفالت اور فلاحی نظام کو فروغ مل سکتا ہے۔ موجودہ دور میں اس نظام کو مؤثر بنانے کے لیے شرعی رہنمائی کے ساتھ انتظامی شفافیت، جواب دہی اور مستحقین تک بروقت رسائی کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ مجموعی طور پر زکوٰۃ اسلامی معاشرے میں معاشی عدل، سماجی تعاون اور فلاح وبہبود کا مؤثر ذریعہ ہے، اور ان مقاصد کے حصول کے لیے عاملینِ زکوٰۃ کا باقاعدہ، منظم اور شریعت کے تابع نظام بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

خلاصۂ بحث

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے، جس کا مقصد محض مال کا ایک متعین حصہ ادا کرنا نہیں بلکہ فرد کی اخلاقی وروحانی تطہیر اور معاشرے میں معاشی توازن پیدا کرنا بھی ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے، جس سے اس کی دینی اہمیت اور بنیادی حیثیت واضح ہوتی ہے۔ احادیثِ نبوی ﷺ میں بھی زکوٰۃ کو اسلام کے بنیادی ارکان میں شمار کیا گیا اور اس کی وصولی وتقسیم کے اجتماعی طریقۂ کار کی وضاحت کی گئی ہے۔ زکوٰۃ کے لغوی معانی میں پاکیزگی، نمو، افزائش اور برکت شامل ہیں، جبکہ اصطلاحِ شرع میں مخصوص شرائط کے ساتھ مال کا مقررہ حصہ مستحقین کو مالک بنا کر دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ قرآنی تعلیمات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ زکوٰۃ مال کی تطہیر، محتاجوں کی کفالت، معاشرتی تعاون اور اسلامی فلاحی نظام کے قیام کا مؤثر ذریعہ ہے۔ بالخصوص سورۂ توبہ کی آیت 103 سے زکوٰۃ کی وصولی کے اجتماعی نظم اور ذمہ دار اتھارٹی کی حیثیت نمایاں ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کا نظام صرف انفرادی ادائیگی تک محدود نہیں بلکہ اس کے مؤثر نفاذ کے لیے منظم انتظامی ڈھانچے کی بھی ضرورت ہے۔

حوالہ جات

1. الراغب الأصفہانی، معجم مفردات ألفاظ القرآن کراچی: قدیمی کتب خانہ، مادہ ز ک و۔
2. ابن منظور، لسان العرب قم: مکتبہ نشر ادب الحوزہ، 1405ھ، مادہ ز ک و۔
3. عبد الرشید نعمانی، لغات القرآن لاہور: مکتبہ عمر فاروق اکیڈمی، مادہ زکوٰۃ۔
4. اردو دائرہ معارف اسلامیہ لاہور: دانش گاہ پنجاب، مقالہ زکوٰۃ۔
5. لویس معلوف، المنجد فی اللغۃ بیروت: دار المشرق، مادہ زکی۔
6. یوسف القرضاوی، فقہ الزکوٰۃ، مترجم ساجد الرحمٰن صدیقی لاہور: البدر پبلی کیشنز، 1984ء۔
7. محمد بن محمد البابرتی، العنایۃ شرح الہدایۃ بیروت: دار الفکر، کتاب الزکوٰۃ۔
8. القرضاوی، فقہ الزکوٰۃ۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

9. عبد الرحمٰن الجزیری، کتاب الفقه علی المذاہب الاربعة بیروت: دار الارشاد، کتاب الزکوٰۃ۔
10. اردو دائرہ معارف اسلامیہ، مقالہ زکوٰۃ۔
11. قرآن مجید، سورة التوبة، 9:11۔
12. قرآن مجید، سورة البقرة، 2:43۔
13. امین احسن اصلاحی، تدبر القرآن لاہور: مکتبه فاران فاؤنڈیشن، 2002ء، سورة البقرة، آیت 43۔
14. قرآن مجید، سورة المجادلة، 58:13۔
15. والترمذی، جامع الترمذی بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998ء، 406/5، رقم 3300۔
16. قرآن مجید، سورة المائدة، 5:55۔
17. ابو بکر احمد بن علی الجصاص، احکام القرآن بیروت: دار الکتب العلمیه، سورة المائدة، آیت 55۔
18. قرآن مجید، سورة الروم، 30:39۔
19. محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تأویل آي القرآن بیروت: دار الکتب العلمیه، سورة الروم، آیت 39۔
20. قرآن مجید، سورة المزمل، 73:20۔
21. محمد شفیع، معارف القرآن کراچی: اداره المعارف، 1981ء، سورة المزمل، آیت 20۔
22. قرآن مجید، سورة التوبة، 9:103۔
23. محمد بن احمد القرطبی، الجامع لأحکام القرآن بیروت: دار الکتب العلمیه، سورة التوبة، آیت 103؛ والجصاص، احکام القرآن، سورة التوبة، آیت 103؛ ومحمد ثناء الله پانی پتی، تفسیر مظہری کراچی: سعید اینڈ کمپنی، 1980ء، سورة التوبة، آیت 103۔
24. قرآن مجید، سورة البقرة، 2:277۔
25. سید قطب، فی ظلال القرآن، مترجم سید معروف شاه شیرازی لاہور: مکتبه اداره منشورات اسلامی، 1992ء، سورة البقرة، آیت 277۔
26. قرآن مجید، سورة المؤمنون، 23:1-4۔
27. اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم بیروت: دار الکتب العلمیه، سورة المؤمنون، آیت 4۔
28. قرآن مجید، سورة الحج، 22:41۔
29. قرآن مجید، سورة الحج، 22:41۔
30. قرآن مجید، سورة النساء، 4:162۔
31. قرآن مجید، سورة النساء، 4:162۔
32. البخاری، الجامع الصحیح، رقم 8؛ ومسلم، الجامع الصحیح، رقم 16۔
33. البخاری، الجامع الصحیح، رقم 50؛ ومسلم، الجامع الصحیح، رقم 8۔
34. البخاری، الجامع الصحیح، رقم 1395؛ ومسلم، الجامع الصحیح، رقم 19۔
35. البخاری، الجامع الصحیح، رقم 46؛ ومسلم، الجامع الصحیح، رقم 11۔
36. محمد بن یزید ابن ماجه، سنن ابن ماجه بیروت: دار الفکر، کتاب الزکوٰۃ، رقم 1844؛ والترمذی، جامع الترمذی، رقم 658۔
37. سلیمان بن الاشعث ابو داؤد، سنن أبی داؤد ملتان: مکتبه امدادیه، کتاب الزکوٰۃ، رقم 1664؛ والحاکم، المستدرک علی الصحیحین، رقم 1487۔
38. سلیمان بن احمد الطبرانی، المعجم الأوسط القاہرة: مکتبه ابن تیمیه، 1994ء، رقم 1579؛ وابن خزیمه، صحیح ابن خزیمه بیروت: المکتب الاسلامی، رقم 2258۔
39. مسلم، الجامع الصحیح، رقم 223۔
40. البخاری، الجامع الصحیح، رقم 7۔
41. البخاری، الجامع الصحیح، رقم 1396؛ ومسلم، الجامع الصحیح، رقم 13۔
42. البخاری، الجامع الصحیح، رقم 1397؛ ومسلم، الجامع الصحیح، رقم 14۔